بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمرہ کئے بغیر احرام کھول دیا، عمرہ نہیں کیا، تو کیا احکام ہیں

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

دو افراد کمپنی کے ویزے پر مکہ مکرمہ میں مقیم تھے۔ رمضان المبارک میں زیارت کے لیے مدینہ منورہ گئے۔ واپسی پر مدینہ سے مکہ آتے ہوئے عمرہ کا احرام باندھا، لیکن مکہ پہنچ کر تھکن کی وجہ سے عمرہ ادا کیے بغیر احرام کھول کر عام لباس پہن لیا اور عمرہ نہیں کیا اور اپنی ڈیوٹی پر واپس چلے گئے۔ ایسی صورت میں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں جب وہ مکہ شریف احرام باندھ کر آ گئے تھے تو محض احرام کی نیت ختم کر دینے یا چادریں اتار کر سلا لباس پہن لینے سے ان کا احرام ختم نہیں ہوا، وہ بدستور ابھی بھی احرام میں ہیں، ابھی فوراً وہ احرام کی پابندیوں میں آ جائیں اور اسی احرام کے ساتھ عمرہ ادا کریں، انہیں دوبارہ احرام کی نیت نہیں کرنی۔

احرام کھول دینے کے بعد جب یہ سمجھے کہ میں احرام سے باہر آ گیا ہوں تو اس کے بعد جو خلاف ورزیاں کیں، ان سب کا ایک دم دینا واجب ہوگا اور دم کے جانور میں وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور میں ہیں یعنی بکرا، بکری ایک سالہ اور مانع قربانی عیب سے پاک ہو، اسی طرح دم کے جانور کا حرم مکہ میں ذبح ہونا ضروری ہے، کسی اور جگہ نہیں ہو سکتا۔

شرح لباب المناسک مع حاشیہ ارشاد الساری میں ہے: ”(اعلم أنه إذا نوى رفض الاحرام) ای قصد ترک الاحرام بمباشرة المحظور على وفق ظنه (فجعل يصنع ما يصنعه الحلال من لبس الثياب) ای الممنوعة من المخيط ونحوه (فإنه لا يخرج بذلك من الاحرام) ای بالاجماع (وعليه) ای يجب (أن يعود كما كان محرما) ای ولا يرتكب بعد ذلك محظورا (ويجب دم واحد لجميع ما ارتكب، ولو فعل المحظورات) ای استحسانا عندنا... (وإنما يتعدد الجزاء بتعدد الجنايات إذا لم ينو الرفض) ای فی اول ارتكابها (ثم نية الرفض إنما تعتبر ممن زعم أنه يخرج منه) ای الاحرام (بهذا القصد) ای فی ارتكاب الجناية“ **(ملتقطاً)** **ترجمہ: تو جان لے! مُحرِم جب**

اپنے گمان کے مطابق ممنوعاتِ احرام میں سے کسی کام کے ذریعے احرام کھولنے کا ارادہ کرے اور کوئی ایسا کام کرلے جو غیر مُحْرِم کرتا ہے، یعنی غیر محرم کی طرح سلے ہوئے کپڑے پہنے اور اسی کی مثل دوسرے کام (مثلاً: خوشبو لگائے، حلق کروائے) تو ان کی وجہ سے وہ محرم بالاجماع کیفیتِ احرام سے باہر نہیں نکلے گا، بلکہ اُس پر واجب ہوگا کہ جیسے پہلے مُحْرِم تھا، اُسی حالت پر واپس لوٹ آئے اور اس کے بعد دیگر ممنوع کام نہ کرے اِن تمام ممنوع اُمور کا ارتکاب کرنے کے سبب اُس پر ایک ہی دَم لازم ہوگا، اگرچہ وہ سارے ہی محظورات کا ارتکاب کرلے۔۔۔ اور متعدد جنایات سے متعدد دم اس صورت میں لازم ہوتے ہیں، جب پہلے ممنوع کام کا ارتکاب کرتے ہوئے رفضِ احرام کی نیت نہ کی ہو۔ پھر رفضِ احرام کی نیت اُسی کی معتبر ہے، جو یہ گمان کرتا ہو کہ وہ اس جرم کے ارتکاب سے احرام سے نکل جائے گا۔ (شرح لباب المناسک مع حاشیۃ ارشاد الساری، صفحہ 578، مطبوعہ مکہ مکرمہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-2478

تاریخ اجرا: 29 شوال المکرم 1446ھ/28 اپریل 2025ء